Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ✻ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۱ | ۲ ماہ تبوک ۱۳۲۲ ہش | یکم رمضان المبارک ۱۳۶۲ھ | ۲ ستمبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۰۶

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی یکم ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق صبح ۹ بجے بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے عام طور پر تو اچھی ہے۔ لیکن حضور کو پاؤں میں درد نقرس کی شکایت شروع ہو رہی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان یکم تبوک۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت صبح کو تو اچھی رہتی ہے۔ لیکن دوپہر کے وقت کچھ خراب ہو جاتی ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو پھر بخار کی شکایت ہو گئی ہے۔ احباب دعائے صحت کریں ——— جناب مولوی ذوالفقار علی خاں صاحب گوہر رامپور سے واپس تشریف لے آئے ہیں ——— بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کی خوشدامن یعنی بھائی احمد دین صاحب ڈنگوی کی والدہ صاحبہ کا گذشتہ شب نوے سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ احباب دعائے

روزنامہ الفضل قادیان — یکم رمضان المبارک ۱۳۶۲ھ

حضرت کرشن کی ہتک کا غلط الزام

(۲)

جنم اشٹمی کی تقریب پر الفضل میں جو مضمون شائع ہوا۔ اس پر معاصر ویر بھارت نے بہت خفگی کا اظہار کیا ہے۔ اور ایک، خالص ہمدردانہ اور جذبات خیر خواہی پر مبنی گذارش پر "قادیانیوں کی بکواس" کے زیر عنوان نہایت ہی نامناسب شذرہ درج اخبار کیا ہے۔ ناراضگی کی بناء یہ ہے۔ کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کرشن کا اوتار کیوں قرار دیا۔ (۲۸ اگست)

معاصر ملاپ نے بھی ہمارے اس مضمون کی مخالفت کی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ "بھگوان کرشن کا نام قادیان کے ایک شخص کے ساتھ جوڑنا انتہائی دلآزاری ہے۔ اور پھر ایک ایسے شخص کے ساتھ جو گئو ہتیا کو گناہ نہ سمجھتا ہو۔" (۲۹ اگست)

ہم گذشتہ پرچہ میں بالوضاحت عرض کر چکے ہیں۔ کہ حضرت کرشن کی ہتک کا الزام جماعت احمدیہ پر لگانا بہت بڑی غلط بیانی ہے۔ کیونکہ یہ جماعت اپنے مقتدا و پیشوا کی ہدایات کی روشنی میں حضرت کرشن کی تہِ دل سے عزت کرتی ہے۔ باقی رہا یہ سوال کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کرشن کہنا حضرت کرشن کی ہتک ہے۔ سو اس کے جواب میں گذارش ہے۔ کہ اگر یہ ہتک ہے تو خود ہندو بھی اس ہتک کے مرتکب ہوئے ہیں۔ آج تعلیم یافتہ ہندوؤں کا ایک خاصہ طبقہ یہ عقیدہ رکھتا ہے۔ کہ جس کرشن اوتار کے وہ منتظر ہیں۔ وہی مسلمانوں کا مہدی اور عیسائیوں کا مسیح ہو گا۔ اور تو اور معاصر ویر بھارت خود بھی آج سے چند سال قبل اسی عقیدہ کا اظہار کر چکا ہے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ یہی پریتم ضیائی صاحب جنہوں نے اپنے نام سے مذکورہ بالا شذرہ درج اخبار کیا ہے۔ ایک نظم میں فرما چکے ہیں۔ کہ ؎

"نہ کلنک اوتار آ۔ آ اے امام دوجہاں
منتظر ہیں ہم کہ اب ہوتا ہے کب تیرا ظہور
تُو مسلمانوں کا مہدی تُو نصاریٰ کا مسیح
تُو شہِ سکانِ پستی تو شہنشاہ طیور"

(ویر بھارت کرشن نمبر اگست ۱۹۳۷ء)

غور فرمائیے۔ وہ بات جو چار قبل پریتم ضیائی صاحب نے خود کہی تھی۔ آج اگر وہی ہم نے دہرا دی تو اس پر ضیائی صاحب کی خفگی کہاں تک زیبا ہے؟

ہندو دھرم کے مشہور سنیاسی سوامی بھولانا تھ جی اسی موضوع پر اظہار خیالات کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"ہندوؤں کا عقیدہ ہے۔ کہ وہ کرشن اوتار ہو گا۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ کہ حضرت امام مہدی تشریف لائیں گے۔ سکھوں کا وشواس ہے۔ کہ کلگی اوتار آئیں گے۔ عیسائیوں کا کہنا ہے۔ کہ نہیں حضرت مسیح آسمان سے اتریں گے۔ لیکن اب سوال یہ ہے۔ کہ یہ روحانی وجود ایک ہی ہو گا۔ یا ہر ایک جاتی اور قوم کے لئے علیحدہ علیحدہ اوتار ہو گا اس کا جواب یہ ہے۔ کہ نہیں۔ وہ ایک ہی وجود ہو گا۔" (رسالہ ستیہ یگ ستمبر ۱۹۴۰ء)

پھر اسی رسالہ کے ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں کہ "سبھی دھرموں اور مذہبوں کے ماننے والے اسے الگ الگ ناموں سے پکاریں گے۔ جیسے اوتار مہدی۔ مسیح۔" (اکتوبر ۱۹۴۰ء)

پھر لکھا ہے۔ کہ "تمام دھرموں والے اپنی اپنی مذہبی کتابوں کی بناء پر یقین رکھتے ہیں۔ کہ وہ سنسار اشانتی ستھاپن کرنے کو آئے گا۔ وہ ایک ہی ہو گا۔ چاہے اس کو مہدی کہو یا مسیح یا اوتار۔ الغرض وہ ایک ہی شکتی ہو گی۔ جس میں تمام روپ سُندرتا سے دکھائی دینگے۔" (مارچ ۱۹۴۰ء)

ہندوؤں کے ایک طبقہ کا یہ خیال ہے۔ کہ آنے والا کرشن ایک خاص گاؤں میں ایک خاص براہمن کے ہاں پیدا ہو گا۔ اس کے متعلق رسالہ ستیہ یگ بابت جولائی ۱۹۴۰ء میں لکھا ہے کہ:۔

"یہ کوئی نیم نہیں جان پڑتا۔ کہ جیسا کہ گرنتھوں میں لکھا ہے۔ اُسی دیش۔ اُسی جاتی اسی نام والے انسان کے گھر میں ہی ہر بار بھگوان جنم لیا کریں۔ کیونکہ اگر ایسا ہو۔ تو بے وقوف سے بے وقوف بھی اوتار کو پہچان لے ..... پرماتما کی مایا ہے۔ کہ وہ جہاں چاہے جب چاہے۔ جس جاتی میں چاہے جنم دھارن کر کے اپنے بھگتوں کی رکھشا کر سکتے ہیں۔"

پھر لکھا ہے۔ کہ "یہ کہنا کہ ضرور ہے۔ کہ جب تک بھگوان کے پتا اور ماتا کا نام وہی نہ ہو۔ جو کہ بھاگوت میں لکھا ہے۔ ان کو نہ سویکار کریں۔ یہ بھول ہے۔ کیونکہ ان شبدوں کے کئی ارتھ ہیں۔"

ان حوالہ جات سے ثابت ہے۔ کہ ہم نے جو کچھ عرض کیا۔ وہ کوئی ایسی بات نہ تھی۔ جس کی بناء پر اتنی ناراضگی کو جائز سمجھا جا سکے۔ جو بعض معاصرین نے ظاہر کی ہے۔ بلکہ یہی خیالات خود ہندوؤں کی طرف سے بھی ظاہر ہو چکے ہیں اور اسی پر بس نہیں۔ بعض معروف ہندو لیڈروں اور اخباروں کی طرف سے بعض غیر ہندوؤں بلکہ ایسے لوگوں کو جو دہریہ خیالات کے تھے۔ کرشن کا مظہر قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ ہم آئندہ قسط میں بعض حوالہ جات پیش کریں گے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ ہندو بھائیوں کے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ:۔

"اے پیارے ہندو بھائیو! کیوں تم اس آواز کی طرف دھیان نہیں کرتے۔ جو تمہارے پرمیشور نے ساری دنیا کو اپنے گرد جمع کرنے کے لئے بلند کی ہے۔ کیا صرف اس لئے کہ وہ ایک مسلمان کے منہ سے نکلی ہے۔ مگر کیا تم بھول گئے ہو۔ کہ پرماتما کی کوئی چیز مقیّد نہیں ہوتی۔ ہندو اور مسلمان اور عیسائی سب نام بندوں کے ہیں۔ جب پرماتما کسی کو چُن لیتا ہے۔ تو پھر وہ قوموں کے بندھن سے آزاد ہو جاتا ہے۔ وہ کسی خاص قوم کا نہیں رہتا۔ ہر قوم اس کی ہو جاتی ہے۔ اور وہ سب کا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اس زمانہ کا اوتار کسی خاص قوم کا نہیں وہ مہدی بھی ہے۔ کیونکہ اُس نے مسلمانوں کی نجات کا پیغام دیا۔ وہ عیسیٰ بھی ہے۔ کیونکہ عیسائیوں کی ہدایت کا سامان لایا ہے۔ وہ نہ کلنک اوتار بھی ہے۔ کیونکہ وہ تمہارے لئے ہاں اے ہندو بھائیو تمہارے لئے خدا تعالیٰ کی محبت کی چادر کا تحفہ لایا ہے۔"

معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارے معاصرین نے کسی غلط فہمی کا شکار ہو کر یہ اعتراضات کر دئے ہیں۔ ورنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی خواہش اور گذشتہ انبیاء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت میں خدا تعالےٰ کی طرف سے الہام پاکر یہ تحریک کی کہ ہر ایک احمدی جس کو خدا تعالےٰ توفیق دے بہشتی مقبرہ کے لئے وصیت کرے۔ چنانچہ آپ اس کے اغراض و مقاصد بیان فرماتے ہوئے رسالہ الوصیت میں تحریر فرماتے ہیں:-

"واضح ہو۔ کہ خدا تعالےٰ کا ارادہ ہے۔ کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھکر اپنا ایمان تازہ کریں۔ اور تا اُن کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے۔ ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں" پھر فرمایا "کوئی نادان اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے۔ کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے انسان کا اس میں دخل نہیں۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دے گی۔ بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے۔ کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا"

اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قول سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ ایسی بات ہے جس پر پہلے لوگ بھی عمل کرتے آرہے ہیں۔ گویا ایک خاص جگہ میں دفن ہونے کی خواہش گذشتہ انبیاء سے لے کر آخر الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک بھی چلی آئی ہے۔ اور یہ سچ ہے کہ شرف المکان بالمکین یعنی کسی مکان کی عزت و تکریم اس وجہ سے نہیں ہوتی۔ کہ وہ ایسی ایسی جگہ ہے۔ بلکہ اس میں رہنے والا بسنے والے پر مبنی ہے۔ اگر معزز و مکرم کا مکین ہے۔ تو وہ جگہ بھی معزز و مکرم ہوگی۔ ورنہ نہیں۔ تاریخ عالم پر نظر ڈالنے سے اس کی مثالیں بکثرت ملتی ہیں۔ کہ ایک قطعہ زمین جس کو عزت اور احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اس میں ہر سعید روح پہنچنے اور اسی میں جان دینے کی تڑپ رکھتی ہے۔ اس کی چند ایک مثالیں درج کی جاتی ہیں:-

(۱) صحیح بخاری میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کا واقعہ یوں درج ہے۔ کہ جب وہ صحرائے تیہ میں اپنی قوم کے ساتھ تھے۔ تو ان کے پاس موت کا فرشتہ آیا۔ . . . . انہوں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی۔ "فسأل ان یدنیہ من الارض المقدسة رمیة بحجر" یعنی اے خدا مجھے ایک پتھر کی مار کی برابر ارض مقدس کے زیادہ قریب ہو جانے کی توفیق دے۔"

اب غور فرمایئے کہ اگر یہ بدعت ہے۔ کہ کسی خاص جگہ میں دفن ہُوا جائے۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس قدر خواہش کیوں ہے۔ جبکہ ان کو یقین ہے کہ وہ ارض مقدسہ کے قریب تک بھی پہنچ نہیں سکتے۔ مگر پھر بھی ان کی محبت نے جوش مارا۔ اور خدا تعالےٰ سے دعا کی۔ کہ پتھر کی ایک مار کے برابر اس مقدس مقام کی طرف زیادہ قریب ہو جاؤں۔

(۲) حضرت یوسف علیہ السلام ساری عمر دعا کرتے رہے۔ اور یہ دعا قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے درج فرما کر مومن کو مانگنے کی ترغیب دی یعنی توفنی مسلما والحقنی بالصّٰلحین کہ اے میرے خدا تو مجھے فرمانبردار ہونے کی حالت میں وفات دینا۔ اور مجھے نیکوکار انسانوں میں شامل کرنا۔

پھر حضرت یعقوب علیہ السلام نے مرتے وقت اپنے بچوں کو وصیت کی۔ کہ میرے مرنے کے بعد مجھے میرے باپ دادا کے پاس دفن کیا جائے چنانچہ اُن کی لاش مصر میں لائی گئی۔ اس سے ان لوگوں کا اعتراض بھی باطل ہو جاتا ہے۔ جو کہا کرتے ہیں کہ کسی کی میت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا مناسب نہیں۔ اگر ایسی ہی بات تھی۔ تو اس نبی کے ساتھ اس طرح کیوں کیا گیا۔

(۳) صحیح بخاری ہی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دعا نقل کی گئی ہے کہ "اللّٰھم ارزقنی شھادة فی سبیلک واجعل موتی فی بلد رسولک"۔ یعنی اے اللہ مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب کر۔ اور میری موت اپنے رسول کے شہر میں مقدر فرما۔" اب دیکھو بظاہر یہ دعا عجیب قسم کی ہے۔ کہ ایک طرف شہادت کی دعا ہے۔ اور دوسری طرف مدینہ میں اپنی موت کی خواہش کی جاتی ہے۔ چنانچہ آپ کو ایک مشرک صبح کی نماز میں مدینہ کے اندر ہی زخمی کرتا ہے۔ جس سے آپ کی وفات ہوتی ہے۔ اور خدا کے پیارے کی دعا بالکل اسی رنگ میں قبول ہوتی ہے جس طرح وہ مانگی گئی تھی۔ وہ ابھی اپنے زخموں کے خون میں ہی لت پت ہیں۔ کہ اپنے بیٹے عبد اللہ کو یہ پیغام دے کر حضرت عائشہ کے پاس بھیجتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں مجھے قبر کی جگہ دیں۔ کیونکہ میری انتہائی خواہش ہے۔ کہ مرنے کے بعد بھی اپنے پیارے کے پہلو میں جگہ پاؤں۔ چنانچہ حضرت عائشہ کے پاس عبد اللہ پہنچے آپ نے اجازت دیدی۔ ان کے واپس آنے میں دیر ہوئی۔ تو حضرت عمرؓ نے بار بار حاضرین مجلس سے پوچھا۔ کیا عبد اللہ آگیا؟ کیا عبد اللہ آگیا؟ جب کسی نے کہا کہ وہ آرہے ہیں۔ تو اپنے زخموں کی پروا نہ کرتے ہوئے دیوانہ وار جوش سے سر اونچا کیا۔ تاکہ اُسے آتے دیکھ سکیں۔ ابھی کچھ دُور ہی تھے۔ کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہو عبد اللہ کیا خبر لائے ہو۔ اُس نے کہا۔ کہ "اجازت مل گئی ہے" بس حضرت عمرؓ کو اطمینان ہو گیا۔ اور کہا کہ الحمد للہ میری انتہائی خواہش یہی تھی"

اب غور کرو کہ حضرت عمرؓ جیسا جلیل القدر صحابی خلیفۃ الرسول ایک خاص مقام میں دفن ہونے کو تڑپ رہا ہے۔ اور آخر اپنی خواہش کو پورا ہوتے دیکھکر اطمینان کا سانس لیتا ہے۔ اور اس دنیا سے نہایت تسلی اور طیب خاطر سے گذر جاتا ہے۔ اگر کسی خاص مقام میں دفن ہونے میں شرف اور خوبی نہیں۔ تو حضرت عمرؓ نے ایسی خواہش کیوں کی۔ اور پھر دیگر صحابہ نے ان کو کیوں نہیں روکا نیز حضرت عائشہؓ جیسی عالمہ نے کیوں اجازت دی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ معزز و مکرم و مشرف جگہ میں دفن ہونے کی خواہش کرنا ہر نیکوکار صالح کی انتہائی خواہش ہونی چاہیئے۔ اور پھر اُس کے لئے کوشش بھی کرنا چاہیئے۔

(۴) بالآخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ہمارے سامنے موجود ہے۔ جو بخاری میں ہی درج ہے۔ جب آپ حجۃ الوداع کے لئے گئے تو مکہ میں آپ کے ایک صحابی سعد بن ابی وقاص بیمار تھے۔ آپ اُن کی تیمارداری کرنے گئے۔ مرض کی شدت دیکھ کر آپ نے دعا فرمائی۔ کہ "اللّٰھم امض لاصحابی ھجرتھم ولا تردھم علیٰ اعقابھم" اے اللہ تو میرے صحابہ کی ہجرت کو قائم رکھ۔ اور اُن کو اُن کی ایڑیوں کے بل نہ پھیر" اس مقام اور دیگر مقامات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دلی خواہش تھی۔ کہ تمام مخلصین مدینہ میں ہوں اور اگر کسی کی وفات بھی ہو۔ تو مدینہ میں ہی ہو۔ تاکہ سب کی قبریں اکٹھی ہوں۔ اور سب کے لئے دعا وغیرہ کا موقعہ ملتا رہے۔ اس بات کی تائید میں اسی حدیث کے آخری الفاظ پر غور کریں۔ راوی کے الفاظ یہ ہیں "لٰکن البائس سعد بن خولة یرثی له رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان مات بمکة" یعنی بیچارے سعد بن خولہ پر حضور علیہ السلام بہت رحم کھاتے۔ اس لئے کہ وہ مکہ میں فوت ہوئے اور مدینہ میں نہ جا سکے۔

پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک صحابی کی وفات پر افسوس کرنا جو مکہ میں فوت ہُوا۔ اور پھر دعا کرنا کہ اے باری تعالیٰ میرے صحابہ کو ہجرت کی توفیق دے۔ اور ان کی وفات مدینہ میں ہی ہو۔ ان سب کو ملانے سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوتی ہے۔ کہ آپ کے نزدیک ایک خاص قطعہ زمین میں دفن ہونے کی کتنی اہمیت حاصل تھی۔

ان تمام باتوں کے ہوتے ہوئے بہشتی مقبرہ پر اعتراض کیسے ہو سکتا ہے۔ جبکہ انبیاء سلف کا نمونہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت اس بات کو بپایہ ثبوت پہنچا رہی ہے۔ کہ یہی طریق ان میں رائج تھا۔ اور یہ نیک تحریک ہے۔ کوئی بدعت نہیں۔ ع ع

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں نکاح پڑھانے کی درخواست نہ کی جائے

جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے۔ پرائیویٹ سکرٹری ڈلہوزی سے لکھتے ہیں کہ:-

"حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا ہے۔ کہ میں گلے کی تکلیف کی وجہ سے نکاح نہیں پڑھا سکتا۔ اس لئے تا اطلاع ثانی کوئی دوست نکاح پڑھانے کی درخواست نہ کریں۔"

پس دوست اس بات کا خیال رکھیں اور کوئی دوست تا صحت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور نکاح کے اعلان کی درخواست ابھی نہ کریں۔

ص ص ظاہری طور پر بھی اگر نظر کی جائے۔ تو بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میں دفن ہونے والا واقعی طور پر جنتی ہوگا۔ ۱/۱۰ حصہ اپنی آمد کا باقاعدگی سے ادا کرتے رہنا کوئی معمولی قربانی نہیں۔ جبکہ وہ اپنی جان اور اپنی اولاد کو اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۶۹۰۰ منکہ چودہری حسن دین ولد رلدو خان صحابی قوم جٹ میتلا عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن مانگا ڈاکخانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اس کا دسواں حصہ وصیت کرتا ہوں۔ زمین مشترکہ ۳ برادران ۱/۴ ۶ بیگہ قیمت میرے حصہ کی اندازاً ۲۰۰ روپے اور حصہ آمد بھی جس کی اوسط مقررہ نہیں۔ اس کا دسواں حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ مکان خام مشترکہ ۳ برادران قیمتی یکصد روپیہ علیحدہ زمین خاص قادیان محلہ دارالیسر ایک کنال چھپٹر قیمتی ۹۰ روپے و محلہ دارالبرکات ۵ مرلہ قیمتی یکصد روپیہ اس سب جائداد کا میں دسواں حصہ وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد چودہری حسن دین نشان انگوٹھا حال دارالرحمت گواہ شد۔ عبدالحکیم ریٹائرڈ دارالرحمت قادیان گواہ شد علی محمد صحابی وموصی

نمبر ۶۸۸۴ منکہ قاضی محمد منیر ولد قاضی محمد رمضان صاحب قوم قاضی رگھوتر پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن رودھو چاک تحصیل شکر گڑھ ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور حال دارالسعۃ قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ زمین۔ دس مرلہ واقعہ محلہ دارالسعۃ قادیان اس زمین میں ہم دو بھائی شامل ہیں۔ اس زمین کی قیمت موجودہ وقت میں ۲۵۰ روپے ہے۔ میں اس زمین میں سے اپنے پانچ مرلے کے حصہ کی قیمت ۱۲۵ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ ساٹھ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کردں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائے گا۔

العبد۔ قاضی محمد منیر دارالسعۃ قادیان۔ گواہ شد۔ قاضی غلام نبی دارالسعۃ گواہ شد۔ علی محمد صحابی وموصی

نمبر ۶۸۸۵ منکہ فضل بی بی بیوہ میاں اللہ دتا صاحب مرحوم قوم چیمہ زمیندار عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن قادیان دارالعلوم بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔ زمین کی قیمت جو میرے حصہ میں آئی ہے جو موضع ڈوگے ڈاکخانہ دولت نگر تحصیل و ضلع گجرات پنجاب ۱۲۵ روپے ہے اور برتن وغیرہ گھر کے قیمتی ۱۵ روپے ہے۔ ان کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور اس کے علاوہ مجھے میرے لڑکے کی طرف سے پانچ روپے ماہوار بطور گزارہ کے ملتے ہیں۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی وصیت ماہوار خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اپنا مہر اپنے مرحوم خاوند کو میں نے بخش دیا ہوا ہے۔ اور میرے حصہ زمین کی جو آمد سالانہ ہوا کرے گی۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حوالہ کردیا کرونگی۔ وہ زمین میرے بچوں نے حال ہی میں خریدی ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد فضل بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد ڈاکٹر مرزا عبدالکریم گواہ شد علی محمد صحابی وموصی

کیا آپ نے کبھی غور کیا کہ قادیان کا بےنظیر تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

کیوں مشہور اور ہر ایک کا محبوب ہے؟

وجہ یہ کہ اس کے ہر دلعزیز و مقوی بصر اجزا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے تجویز کردہ اور بفضل تعالیٰ تمام امراض چشم کا شرطیہ اور بہترین علاج ثابت ہوچکا ہے۔ حکیموں۔ ڈاکٹروں بزرگ ہستیوں اور گاہکوں کو گرویدہ اور مجسم اشتہار بنا رہا ہے۔ نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بے نظیر ہے۔

فی تولہ دو روپے۔ چھ ماشہ ایک روپیہ

محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ

شفاخانہ رفیق حیات متصل منارۃ المسیح قادیان پنجاب

حضمول
(Hazmol)

بتوفیق ایزدی سالہا سال کا مجرب نسخہ حالات کے تقاضا اور بعض معزز احباب کی فرمائش پر تیار کیا گیا ہے۔ میرے قیام سانڈھن (علاقہ ملکانہ) میں بکثرت مریض اس کی تین چار گولیاں استعمال کرکے شفایاب ہوتے رہے۔ ملیریا کے علاوہ یہ گولیاں ہیضہ درد اعضا اور دائمی قبض کے لئے بہت مفید ہیں۔ خصوصاً مستورات کے ایام ماہواری کے درد۔ بے قاعدگی اور ہر قسم کی رکاوٹ کو دور کرتی ہیں۔ "مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید" ملیریا کے موسم اور ہیضہ کے خطرہ کے ایام میں نیز مستورات کے لئے یہ نعمت ہمیشہ گھر میں موجود رہنی چاہیئے۔ قیمت ایک روپیہ کی دس گولیاں محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ۔ (چوہدری) بدالدین ریٹائرڈ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ محلہ دارالبرکات۔ قادیان ضلع گورداسپور

کوئن پاؤڈر

کے استعمال سے

بہتوں کو فائدہ ہوگا

قیمت ۴ تولہ مکمل کورس دو روپیہ۔ علاوہ محصولڈاک

ملیریا سے بچنے کے لئے

کوئن ٹیبلٹس (ٹکیاں)

طلب فرمایئے ہمراہ کوئن پاؤڈر کی خصوصیات ارسال کی جائینگی

قیمت ۲۵ ٹکیہ دو روپیہ (دس کی ساٹھ)

پتہ:۔ دی کوئن سٹورز قادیان

رمضان شریف

میں روزوں کے باعث جو دوست نقاہت محسوس کرتے ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ افطاری روح نشاط کی ایک خوراک سے کریں۔ نیز سحری کے وقت روٹی کھانے سے آدھ گھنٹہ پیشتر حب جواہر مہرہ عنبری استعمال کریں۔

نوٹ:۔ بیماری سے صحت یاب ہونے کے بعد جن دوستوں کو یہ آرزو ہو۔ کہ وہ روزے رکھیں۔ مگر دوبارہ بیماری کے خوف سے نہ رکھ سکتے ہوں۔ وہ بھی اگر روح نشاط اور حب جواہر عنبری کا استعمال شروع کردیں۔ تو خدا کے فضل سے وہ روزہ کی توفیق پاسکیں گے۔ روح نشاط آٹھ روپیہ فی چھٹانک۔ حب جواہر مہرہ عنبری پانچ روپیہ کی ۲۰ گولیاں

طبیہ عجائب گھر قادیان

اعلان نکاح

۲۳/۸/۴۳ کو میرے مکرم بھائی خواجہ عبداللہ صاحب میر ولد پسر خواجہ عبدالرحمن صاحب میر ریٹائرڈ آفیسر کشمیر کا نکاح امۃ الحی صاحبہ بنت خواجہ عبدالعزیز صاحب ڈار کے ساتھ مبلغ پانصد روپے مہر پر مکرمی قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے ناسنور میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے موجب حسنات و برکات ہو۔

خاکسار خواجہ محمد عبداللہ میر قادیان

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں بلکہ سر درد کے مریض سستی کے شکار۔ اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے ان کے اعصاب کمزور پڑ جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہوجاتی ہیں۔ پس آپ ہی سرمہ ممیرا خاص "جو ہندوستان بھر میں مشہور ہوچکا ہے" خرید لیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے ۴ چھ ماشہ ایک روپیہ تین آنے تین ماشہ گیارہ آنے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کا پہلا شاندار جلسہ

جماعت احمدیہ کشمیر نے یہ فیصلہ کیا کہ سب مل کر اس سال آسنور میں ایک جلسہ کریں بعض غیر احمدیوں نے اسے ناکام کرنے کی کوشش بھی ساتھ ہی شروع کر دی۔ آسنور میں جماعت احمدیہ نے اور خدام الاحمدیہ نے نہایت تندہی سے جلسہ کے انتظامات کئے۔ بیرونی جماعتوں نے بھی حتی المقدور امداد کی جلسہ کے لئے ۲۱-۲۲ اگست کی تاریخیں مقرر تھیں۔ اس میں شمولیت کے لئے مرکز سے قاضی محمد نذیر صاحب اور مہاشہ محمد عمر صاحب تشریف لائے۔ چوہدری عبدالواحد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کشمیر باوجود پاؤں میں تکلیف کے ڈاکٹر صاحب سے اجازت لے کر بذریعہ لاری اور کچھ بذریعہ پالکی سرینگر سے آسنور پہونچ گئے۔ اور جلسہ میں شامل ہوئے جلسہ گاہ ایک وسیع باغ میں بنائی گئی۔ مستورات کے لئے پردہ کا بھی انتظام تھا۔ ۲۱ اگست کو زیر صدارت چوہدری عبدالواحد صاحب پہلا اجلاس ہوا۔ جس میں مولوی عبدالرحیم صاحب مولوی فاضل سید محمد شاہ صاحب اور غلام نبی صاحب گلکار نے تقاریر کیں۔ نماز ظہر و عصر کے بعد زیر صدارت خواجہ عبدالرحمٰن صاحب ڈار دوسرا اجلاس ہوا۔ جس میں خواجہ محمد عبداللہ صاحب نے تقریر کی۔ ڈاکٹر غلام محی الدین صاحب پی۔ ایچ۔ ڈی سابق ایجوکیشن آفیسر (جو غیر احمدی) نے جماعت احمدیہ کی تنظیم اور خدمات اسلامی کی تعریف کی۔ ۲۲ اگست کو پہلا اجلاس زیر صدارت مہاشہ محمد عمر صاحب منعقد ہوا اس میں قاضی محمد نذیر صاحب۔ خواجہ محمد عبداللہ صاحب مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ نے تقاریر کیں۔ اس جلسہ میں دو ہزار سے زیادہ لوگ شامل تھے۔ جلسہ کے بعد چھ آدمیوں نے بیعت کی۔ اللہ تعالیٰ استقامت بخشے۔ اس جلسہ میں بیرونی جماعتوں کے ۰۰ ۱ مہمان تشریف لائے۔ ۲۳ اگست کو عورتوں کا علیحدہ جلسہ بھی کیا گیا۔

یہ جلسہ باوجود مخالفین کی مخالفت کے بڑا کامیاب رہا۔

نماز تراویح میں قرآن کریم ہاتھ میں لیکر پڑھنا مفسد بدعت ہے

بعض جماعتوں نے یہ دریافت کیا ہے۔ کہ کیا نماز تراویح میں کوئی صاحب امام بن کر اور قرآن کریم ہاتھ میں لے کر پڑھ سکتے ہیں۔ اس طرح بعض مقامات پر معلوم ہوا ہے۔ کہ امام اور قاری تو نہیں مگر سامع قرآن ہاتھ میں لے کر غلطی پر آگاہ کر دیتا ہے۔ نظارت تعلیم و تربیت نے اس بارہ میں مفتی سلسلہ سے فتوے دریافت کیا۔ مفتی صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ "تراویح میں قرآن کریم ہاتھ میں لے کر سننا یا سنانا ایک نئی بدعت ہے۔ اور مفسد بدعت ہے۔ جو کہ دین کو نقصان پہنچانے والی ہے"۔ پس تمام جماعتوں کو چاہیئے کہ مندرجہ فتوے کے مطابق اپنا عمل بنا دیں۔ ناظر تعلیم و تربیت

نفع مند کام پر روپیہ لگانیوالوں کے لئے نہایت عمدہ موقعہ

جو دوست اپنا روپیہ نفع مند کام پر لگانا چاہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ ایسا روپیہ جائداد کی کفالت پر لیا جائے گا۔ جو ہر طرح سے انشاء اللہ محفوظ رہیگا اور نفع لائیگا۔ ناظر بیت المال قادیان

تار کا پتہ — "خدام قادیان"

احباب اور مجالس کی سہولت کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے تار کا پتہ رجسٹرڈ کرا لیا ہے۔ جو "خدام قادیان" "Khuddam Qadian" ہے۔ لہذا احباب اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے تعلق ہر قسم کی تار دیتے وقت پتہ کے لئے صرف "خدام قادیان" لکھنا کافی ہوگا۔ معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

قابل توجہ زمیندار احباب

آجکل اللہ تعالیٰ کے فضل سے زمینداروں کی آمدنی میں بہت اضافہ ہو رہا ہے۔ اجناس کی قیمتیں بہت بڑھ گئی ہیں اس لئے زمیندار احباب کو اپنے حصہ جائداد کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ ہر موصی کو اپنی م[ـ]

مر جائداد کی قیمت لگوا کر حصہ جائداد ادا کر دینا چاہیئے۔ اور اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کیوبک یکم ستمبر۔ گزشتہ شب مسٹر چرچل نے جو تقریر براڈکاسٹ کی۔ اس میں کہا کہ امریکہ نے روس کے ساتھ بیس سال کے لئے معاہدہ کیا ہوا ہے۔ کہ تینوں ایک دوسرے سے اچھا برتاؤ کرینگے اور ہمارا پکا ارادہ ہے۔ کہ اس معاہدہ کو پورا کرنے میں اپنی ساری طاقت صرف کر دیں گے۔ اور مجھے یقین ہے کہ برطانی قوم اس معاہدہ پر جمی رہیگی کیوبک کانفرنس میں مارشل سٹالین کا شریک ہونا مناسب نہ تھا۔ اس کانفرنس میں اس سوال پر بہت زیادہ غور کیا گیا۔ کہ جاپان کے خلاف لڑائی کی آگ کو کس طرح اور تیز کیا جائے۔ اور روس نے جاپان کیساتھ پانچ سال کیلئے معاہدہ کر رکھا ہے۔ کہ ایک دوسرے پر حملہ نہ کریں گے۔ میں اور مسٹر روز ویلٹ دل سے چاہتے ہیں، کہ مارشل سٹالین سے ملاقات ہو۔ مگر وہ چونکہ ان دنوں جرمنی کے خلاف کامیاب حملوں کی کمان کر رہے ہیں، اس لئے میدان جنگ کو نہیں چھوڑ سکتے۔ آج کل روسی جو حملے کر رہے ہیں وہ تمام اتحادی ممالک کے لئے بڑے اہم ہیں۔ یہ ضروری سمجھا گیا ہے۔ کہ عنقریب تینوں ملکوں کے وزرائے خارجہ یا نمائندوں کی ایک کانفرنس کسی مناسب جگہ منعقد ہو جنوب مشرقی ایشیا کی جو نئی کمان قائم کی گئی ہے۔ اس کو آپ نے بہت اہم قرار دیا۔ اور کہا۔ کہ لارڈ لوئی میدانی ہوائی اور بحری تینوں قسم کی لڑائیوں کے ماہر ہیں۔ اور آپ مارشل چیانگ کائی شیک سے مشورے کرتے رہیں گے۔ یورپ میں دوسرے محاذ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ ہم اس دن کے منتظر ہیں جب ہماری فوجیں چینل کو پار کر کے فرانس میں جرمن فوجوں سے جا ملیں گی۔ ہوسکتا ہے۔ کہ یہ دن قریب ہو۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دور ہو۔ مگر یہ حملہ اس وقت ہوگا۔ جب اتحادی لیڈروں کو پختہ یقین ہوگا۔ کہ ہمیں مسلسل کامیابیاں ہوتی جائیں گی۔ باقی میں تو دوسرے مورچے کے ساتھ ہمیشہ تیسرے محاذ کا خیال کرتا رہا ہوں۔

لنڈن ۳۱ اگست امریکی اور انگریزی ہوائی جہازوں نے روم کے شمال مغرب میں اہم اڈوں پر حملہ کیا۔ اور بہت نقصان پہنچایا۔

نئی دہلی۔ ۳۱ اگست کل انگریزی جہازوں نے برما پر حملہ کیا۔ اور دریائے اراودی میں ایک جگہ ۹ کشتیوں کو تباہ کر دیا۔ اور ایک جگہ ۱۰۰ کشتیوں کو نشانہ بنایا۔ جن میں سے کئی تباہ یا خراب ہوگئیں۔ نیز ایک کارخانے کو پیوند خاک کر دیا گیا۔ علاوہ ازیں ریلوے انجنوں اور کئی اور فوجی چوکیوں پر حملے کئے گئے۔ اس کے بعد سب جہاز اڈوں پر واپس آگئے

واشنگٹن یکم ستمبر۔ شاندار خدمات کے صلہ میں جنرل آئزن ہوور کو ترقی دے کر مستقل طور پر میجر جنرل بنا دیا گیا ہے۔

ماسکو یکم ستمبر روسیوں نے سمالنسک کے بچاؤ کی اہم ترین چوکی ایرنیا پر قبضہ کر لیا ہے مارشل سٹالن نے ان فوجیوں کو جنہوں نے اس چوکی پر قبضہ کیا ہے مبارکباد دی۔ اور اعلان کیا کہ ۱۲ توپوں سے ماسکو میں ان بہادروں کو سلامی دی جانے کی روسیوں نے برابر چار دن کی سخت لڑائی کے بعد ایرنیا پر قبضہ کیا ہے۔ اب روسی فوجیں ۱۸ میل اور آگے بڑھ گئی ہیں اور ۷۰ بستیوں پر جن میں ایک اہم چھاؤنی بھی ہے قبضہ کر لیا ہے۔ بریانسک کے محاذ پر ۷۰ میل جنوب کی طرف بھی ایک اہم شہر پر روسیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ خارکوف کے جنوب مغرب کی طرف روسی بڑی تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں

لنڈن یکم ستمبر انگریزی اور امریکی ہوائی جہازوں نے جنوبی اٹلی میں دشمن کی ریلوں پر حملے جاری رکھے۔ کئی اہم ٹھکانوں پر بم گرائے۔ دشمن کے ۷۰ فائٹر مقابلہ کے لئے آئے۔ جن میں سے ۱۷ گرا لئے گئے۔ اس کے علاوہ اتحادیوں کے جہازوں نے اٹلی میں کئی ہوائی اڈوں کی خبر لی۔ اور دھواں دھار بم گرائے۔

لنڈن ۳۰ اگست۔ آج جرمن نیوز ایجنسی نے یہ اطلاع نشر کی ہے۔ کہ جرمن فوج نے ٹاگن راگ خالی کر دیا ہے۔ ٹاگن راگ جنوبی روس میں جرمنوں کے خط دفاع پر اہم ترین مقام تھا۔

سٹاک ہالم ۲۹ اگست۔ رائٹر کا بیان ہے کہ اٹلی پر اتحادی حملے کے خطرہ کے پیش نظر ہٹلر اٹلی میں دھڑا دھڑ فوجیں بھیج رہا ہے۔

لنڈن ۲۹ اگست۔ رائٹر کے نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ سویڈن اور ڈنمارک کے مابین سلسلہ مواصلات کٹ گیا ہے۔ کوپن ہیگن میں بہت فسادات ہو رہے ہیں۔

لنڈن ۲۹ اگست رائٹر کا بیان ہے کہ جرمن ہائی کمانڈ نے ڈنمارک کو جنگی رقبہ قرار دے دیا ہے اور جرمن فوجیں مکمل طور پر قابض ہوگئیں ہیں